© rasailojaraid.com

# جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے اجلاس منعقدہ 6 فروری 2013ء کا اعلامیہ

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں جامعہ کے رئیس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی دعوت پر دینی مدارس و جامعات کے اکابرین اور دینی جماعتوں کا نمائندہ اجلاس وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا محمد اسفندیار خان، مفتی محمد زر ولی خان، مولانا حکیم محمد مظہر، مفتی محمد، قاری محمد عثمان، مولانا اورنگزیب فاروقی، قاری عبدالمنان انور، محمد انور رانا، مولانا محمد یار، مولانا امداد اللہ، مولانا فضل محمد یوسف زئی، مولانا سعید اسکندر، مفتی رفیق احمد بالاکوٹی، مولانا احمد یوسف بنوری، قاری محمد اقبال، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا عمر صادق، ڈاکٹر فیاض، مولانا محمد غیاث، مولانا گل محمد تالونی، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا تاج محمد حنفی، مولانا رفیع اللہ، مفتی عبدالحمید ربانی، مفتی احمد ممتاز، مولانا حق نواز، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا لیاقت علی شاہ، مفتی عثمان یار خان، مولانا اقبال اللہ، مولانا نعمان نعیم، مولانا عبد الرحمٰن سندھی، مولانا عباد الرحمٰن، اور دیگر درجنوں علمائے کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں شہر کراچی میں بدامنی، قتل و غارت گری، ٹارگٹ کلنگ، آئے روز بڑھتی ہوئی بدامنی، لوٹ مار، بھتہ خوری، پرچی سسٹم اور دینی مدارس پر پے در پے حملوں، طلباء اور علماء کے قتل خصوصاً جامعہ کے دارالافتاء کے صدر مفتی، مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری، ان کے معاون مفتی صالح محمد اور طالب علم حسان علی شاہ کے سفاکانہ قتل پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اجلاس کے شرکاء نے یہ محسوس کیا کہ سندھ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے عام شہریوں، دینی مدارس کے طلباء و علماء کی جان و مال، عزت و آبرو کے تحفظ میں بری طرح ناکام ہو گئے ہیں، شہریوں اور دینی مراکز کو دہشت گردوں اور سفاک قاتلوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ دہشت گرد جب چاہے، جسے چاہے سر عام قتل کر دیتا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، شہر میں جنگل کا قانون ہے، حکومت اور انصاف نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ دینی مدارس جو مراکز اسلام اور علوم نبوت کی چھاؤنیاں ہیں، یہ مدارس خالص دینی تعلیم کی سرگرمی رکھتے ہیں، قانون اور آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے علوم نبوت کی اشاعت کے عظیم کام میں شب و روز مصروف عمل ہیں، ان مدارس کے اکابرین علوم نبوت، علوم قرآن پڑھاتے ہوئے تاریخ ساز خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آئے روز ایسے عظیم اور بے ضرر انسانوں کا پے در پے قتل، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں کا قتل عام ہے، جو ہر انسان کے لیے تکلیف دہ عمل ہے جس میں بجا طور پر پوری قوم سوگوار اور غم زدہ ہے۔ ہماری اب تک کی امن پسندی کو بزدلی اور کمزوری سمجھا جانے لگا ہے، جب کہ اب ہمارے اور مدارس دینیہ کے مخلصین اور عام شہری، علماء کو امید کی کرن سمجھتے ہوئے ان کی رائے کا انتظار کر رہے ہیں اور ان کے حکم کے منتظر ہیں، ان حالات میں علمائے کرام کا یہ نمائندہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ:

(۱)......کراچی میں علمائے کرام، طلباء اور عام شہریوں کا قتل عام بند کرتے ہوئے ان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ علمائے کرام سمیت عام شہریوں کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے عبرت ناک سزا دی جائے، بصورت دیگر علمائے کرام اور اہل مدارس مجبور ہوں گے کہ وہ آئندہ کسی بھی حادثہ کے بعد اپنا تعلیمی نظم، مدارس کی چار دیواری کے بجائے سڑکوں پر آ کر شروع کر دیں گے اور سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک حکومت تحفظ کی ضمانت نہیں دے گی۔

(۲)......اسی طرح پہلے مرحلہ میں جمعہ 8 فروری کو کراچی میں پُرامن ہڑتال کا اعلان کیا جاتا ہے اور اہل کراچی سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ 8 فروری کو کراچی کے شہریوں، ڈاکٹرز، وکلاء، تاجر، علماء، طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے بے

(باقی صفحہ نمبر 65 پر ملاحظہ فرمائیں)

© rasailojaraid.com